نقطہ نظر

ابوالحسن علوی

مذہبی انتہا پسندی اور اس کے عملی مظاہر

اسلام ایک معتدل و متوازن دین ہے جو میانہ روی کو پسند کرتا جبکہ غلو اور انتہا پسندی کے خلاف ہے۔قرآن وسنت میں جابجا ایسی تعلیمات موجود ہیں جو اعتدال و توازن کا سبق دیتی ہیں۔مثلاً 'انفاق' کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا﴾

''اور اللہ کے بندے جب خرچ کرتے ہیں تو اِسراف نہیں کرتے اور نہ ہی بخل سے کام لیتے ہیں اور میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔'' (الفرقان:٦٧)

اسی طرح ایک جگہ ارشاد ہے:

﴿وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ﴾ (لقمان:١٩)

''اور تو اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو پست رکھ، بے شک سب آوازوں سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔''

﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا﴾ (الاسراء:٢٩)

''اور نہ تو اپنا ہاتھ اپنی گردن سے باندھے رکھ (یعنی بخل کر) اور نہ تو اس کو بالکل ہی کھول دے (یعنی اسراف کر کے) پس تو (بعد میں) ملامت زدہ، تھکا ہارا بیٹھا رہ جائے گا۔''

﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾

''اور نہ آپؐ اپنی (قراءت) کو نماز میں بلند کریں اور نہ اس کو پست کریں اور اس دونوں کا درمیانی راستہ تلاش کریں۔'' (الاسراء:١١٠)

کتاب وسنت میں غلو کی ممانعت

جس طرح قرآن وسنت میں اعتدال و میانہ روی کی تعلیمات موجود ہیں، اس کے ساتھ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ انتہا پسندی اور 'غلوّ' سے منع بھی کیا گیا ہے۔ قرآن میں دو مقامات ایسے ہیں جہاں باقاعدہ 'غلوّ' یعنی انتہا پسندی کا نام لے کر اس سے روکا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ﴾

''اے اہل کتاب! تم اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ کے بارے میں سوائے حق بات کے کچھ نہ کہو۔'' (النساء:۱۷۱)

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ﴾ (المائدۃ:۷۷)

''اے نبی ﷺ کہہ دیجیے: اے اہل کتاب! تم اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو۔''

اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی کسی بھی معاملے میں، چاہے وہ نیکی کا ہی کیوں نہ ہو، انتہا پسندی کے بالمقابل اعتدال وتوازن کو اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ صحیح مسلم میں ہے:

عن أنس أن نفرا من أصحاب النبي ﷺ سألوا أزواج النبي عن عمله في السر . فقال بعضهم: لا أتزوج النساء وقال بعضهم لا آكل اللحم وقال بعضهم: لا أنام على فراش فحمد الله وأثنى عليه فقال: «ما بال أقوام قالوا: كذا وكذا لكني أصلي وأنام وأصوم وأفطر وأتزوَّج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني» (صحیح مسلم:۱۴۰۱)

''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت نے آپؐ کی بعض ازواج سے آپؐ کے گھر کے معمولات کے بارے میں پوچھا۔ پھر ان صحابہؓ میں سے ایک نے کہا: میں زندگی بھر شادی نہیں کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں کبھی گوشت نہیں کھاؤں گا۔ تیسرے نے کہا: میں کبھی بستر پر نہیں سوؤں گا۔ (آپؐ کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپؐ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے) پس آپؐ نے اللہ کی تعریف بیان کی اور کہا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، وہ ایسی باتیں کر رہے ہیں جبکہ میں (اللہ کا رسول ﷺ) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں (نفلی) روزہ بھی رکھتا ہوں اور کبھی نہیں رکھتا اور میں نے عورتوں سے شادیاں بھی کی ہیں پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

«هلك المُتنطِّعون قالها ثلاثا» (صحیح مسلم:۲۶۷۰)

www.KitaboSunnat.com

’ متنطعون ہلاک ہوگئے، متنطعون ہلاک ہوگئے، متنطعون ہلاک ہوگئے۔‘‘

امام نووی متنطعون کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

المتعمقون الغالون المجاوزون الحدود فی أقوالھم و أفعالھم

’’وہ لوگ جو اپنے اقوال وافعال میں حد سے بڑھنے اور غلو کرنے والے ہیں۔‘‘

(شرح صحیح مسلم:۴۸۲۳)

مذہبی انتہا پسندی☆ کی تاریخ

انتہا پسندی کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی حضرت انسان کی عمر ہے۔ چنانچہ قرآن نے قدیم آسمانی مذاہب یہود ونصاریٰ میں پائے جانے والے 'غلو' کی نہ صرف نشاندہی کی بلکہ اس سے سختی سے منع بھی فرمایا۔اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ جب بھی کوئی قوم اللہ کے دیے ہوئے دین میں 'غلو' کا شکار ہوتی ہے تو اس دین کا بیڑہ غرق کردیتی ہے۔مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ یہود نے حضرت عیسیٰؑ کی دشمنی میں 'غلو' کرتے ہوئے اُنہیں ولد الزنا، جادوگر اور واجب القتل قرار دیا اور اپنے گمان میں ان کو قتل بھی کردیا، معاذ اللہ۔ دوسری طرف حضرت عیسیٰؑ کی محبت میں عیسائیوں نے ان کو خدا کا بیٹا قرار دیتے ہوئے اُلوہیت کے درجے پر فائز کردیا جبکہ اسلام نے ان دونوں مذاہب کے برعکس حضرت عیسیٰؑ کی ذات کے بارے میں ایک معتدل موقف پیش کیا ہے جو سورۂ مریم کی ابتدائی آیات میں موجود ہے۔

سابقہ آسمانی مذاہب کی طرح اُمت ِمسلمہ بھی 'غلو' اور انتہا پسندی کا شکار ہوئی۔ رسالت مآب ﷺ کے دور میں ہی بعض اشخاص کی طرف سے جب نیکی میں 'غلو' کا مظاہرہ کیا گیا تو آپؐ نے اس کو سخت ناپسند کیا اور اس سے روکا جیسا کہ تین اصحاب کا واقعہ اوپر ہم بیان کرچکے ہیں۔علاوہ ازیں آپؐ نے اپنی پیش گوئیوں میں مسلمانوں میں آئندہ بعض متشدد، متعصب اور انتہا پسند گروہوں کی نشاندہی کی اور ان کی بعض صفات بھی بیان کیں۔آپؐ کی پیش گوئیوں کے عین مطابق خلافت ِراشدہ میں ہی ایک ایسا گروہ پیدا ہوچکا تھا جو حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی باہمی لڑائیوں کی وجہ سے ان دونوں حضرات صحابہؓ اور ان کے ساتھیوں کو کافر قرار دے کر واجب القتل سمجھتا تھا جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت یسیر بن عمروؒ نے سہل بن

☆انتہا پسندی مذہبی بھی ہوتی ہے اور غیر مذہبی بھی،اس وقت ہمارے پیش نظر مذہبی انتہا پسندی ہے۔غیر مذہبی انتہا پسندی کی مثال فرانس میں مسلمان عورتوں کے لیے اسکارف اوڑھنے پر پابندی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

حنیفؓ سے سوال کیا کہ کیا آپؓ نے رسول اللہ ﷺ سے خوارج کے بارے میں کچھ سنا ہے؟

تو اُنہوں نے جواب دیا:

سمعته يقول وأهوٰى بيده قبل العراق يخرج منه قوم يقرؤون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الإسلام مروق السهم من الرمية

''میں نے آپؐ کو کہتے ہوئے سنا، اس حال میں کہ آپؐ نے عراق کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ وہ اسلام سے اتنی تیزی سے نکل جائیں گے جس طرح کمان سے تیر نکلتا ہے۔'' (صحیح بخاری:۶۹۳۴)

خوارج کی نیکی، خلوص، تقویٰ اور للّٰهیت میں کسی کو کلام نہیں۔ تاریخی روایات میں ملتا ہے کہ یہ لوگ بہت کثرت سے قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بھی ان کی اس صفت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس گروہ کے تقویٰ کا اندازہ ان کے اس عقیدے سے لگایا جا سکتا ہے جس کے مطابق یہ گناہِ کبیرہ کے مرتکب کو کافر قرار دیتے ہیں۔ بھلا وہ شخص جس کا یہ عقیدہ ہو کہ گناہِ کبیرہ کے ارتکاب سے ایک شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، کیا وہ کبھی گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوگا؟ لہٰذا خوارج جن کی نیکی اور شریعت پر عمل پیرا ہونے کا یہ عالم ہو، ان کو حضرت سہل بن حنیفؓ نے آپؐ کی اس حدیث کا مصداق قرار دیا ہے۔ اسلئے جس گروہ یا جماعت میں نیکی، خلوص، تقویٰ اور شریعت پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ تو ہو لیکن قرآن وسنت کا علم ناقص ہو تو ایسا گروہ اور جماعت عموماً دین میں 'غلو' کا شکار ہو جاتی ہے۔

شیعہ سنی انتہا پسندی کے عملی مظاہر

ٹھوس تاریخی تجزیے پر علمی اختلاف کرنا اور تحقیق میں آزادی کی روش اختیار کرنا ایک معاشرے کے شعوری ارتقا اور روحانی ترقی کے لیے از بس ضروری ہے۔ جہاں علمی اختلاف کو تعصب کا رنگ دے کر کفر کے فتوے لگائے جائیں اور معاملہ قتل و غارت تک پہنچ جائے، اسی طرح آزادیٔ اظہار اور حریتِ فکر کو مختلف حربوں سے دبا دیا جائے تو ایسا معاشرہ افتراق وانتشار کا نمونہ بن جاتا ہے۔ اس لیے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ شیعہ وسنی مکالمہ ہو یا بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث کے درمیان بحث و مباحثہ، اسے صرف علمی مباحثہ و مکالمہ تک ہی محدود رہنا

www.KitaboSunnat.com

چاہیے اور اس کی بنیاد پر تشدد کی کوئی پالیسی اختیار کرنا یا اپنی اجتہادی آرا کو دوسروں پر جبراً ٹھونسنا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے جو پورے اسلامی معاشرے کے لیے شدید نقصان دہ ہے۔

لیکن حالیہ دنوں کچھ خبریں، بعض اخبارات میں نظر سے گزریں تو ان کو پڑھ کر افسوس ہوا۔ تفصیلات کے مطابق جناب جاوید احمد غامدی صاحب کے ساتھ جامعہ حفصہ والے قضیہ کے تناظر میں 'معروف ومنکر' کے موضوع پر ایک علمی مذاکرہ جیو ٹی وی پر 'غامدی' نامی پروگرام میں پیش ہوا جس میں جامعہ حفصہ پر گفتگو کے دوران سیدنا حسینؓ کا یزید کے خلاف خروج کا مسئلہ بھی زیر بحث آ گیا۔ مذاکرہ میں شریک بعض حضرات نے سیدنا حسینؓ کے خروج کے حوالے سے یہ موقف پیش کیا کہ سیدنا حضرت حسینؓ کا یزید کے خلاف خروج تو برحق تھا لیکن دنیاوی طور پر بظاہر یہ خروج نتیجہ خیز ثابت نہ ہو سکا۔ مذاکرے میں اگرچہ سیدنا حضرت حسینؓ کے خروج کے برحق یا ناحق ہونے کی بحث نہیں ہو رہی تھی بلکہ اصل بحث صرف واقعاتی تھی کہ حضرت حسینؓ کے اس خروج کے لیے کوفہ اور اہل کوفہ کے حالات سازگار تھے یا نہیں؟ تو اس پر شرکاے مذکراہ میں سے ایک صاحبنے کہا کہ کوفہ اور اہل کوفہ کے حالات اس وقت سازگار نہیں تھے۔ چنانچہ سیدنا حسینؓ سے اس معاملے میں تدبیری عجلت ہوئی کہ اُنہوں نے کوفہ کے حالات کو سازگار سمجھا۔ بعد میں اس موقف کی مزید وضاحت مع معذرت جیو ٹی وی نے انہی دنوں ان صاحب کی طرف سے بھی نشر کی، جو یہ تھی کہ

> ''میں سیدنا حسینؓ کو نوجوانانِ جنت کا سردار مانتا ہوں اور ان کی ادنیٰ توہین وتحقیر کو موجبِ کفر وضلالت سمجھتا ہوں۔ پروگرام میں میری گفتگو سے جو مغالطہ پیدا ہوا، اس سلسلے میں میرا مقصود صرف اتنا تھا کہ شہادتِ حسین کا باعث دراصل وہ لوگ بنے جو اُنہیں کوفہ بلانا چاہتے تھے۔ یہ سارے لوگ درحقیقت قابل اعتماد نہ تھے، ورنہ سیدنا حسین کا اِقدام بالکل برحق تھا اور ان کی شہادت ایک مظلومانہ شہادت ہے......
>
> قتل حسین اصل میں مرگِ یزید ہے   اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد!''

اس کے باوجود بعض جذباتی شیعہ حضرات کی طرف سے جس ردّ عمل کا مظاہرہ ہوا، وہ واقعتاً قابل تعجب بھی ہے اور قابل افسوس بھی۔ ہم اس پر کوئی تبصرہ کرنے سے پہلے اس ردعمل کی چند جھلکیاں قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں:

www.KitaboSunnat.com

نجی ٹی وی پر امام حسینؓ کی توہین کے خلاف جامعة المنتظر اور آئی ایس او کا مظاہرہ:

''جیو ٹی وی کے پروگرام 'غامدی' میں نواسۂ رسول ﷺ حضرت امام حسینؓ کی شان میں گستاخانہ کلمات استعمال کرنے پر جامعة المنتظر کے اساتذہ اور امامیہ سٹوڈنٹ آرگنائزیشن سے تعلق رکھنے والے مظاہرین نے جناب جاوید غامدی اور جیو ٹی وی کے خلاف مظاہرہ کیا۔ اُنہوں نے جیو ٹی وی اور جناب جاوید غامدی کے خلاف شدید نعرے بازی کی اور کہا کہ جیو ٹی وی استعماری ایجنٹ نہ بنے۔ مظاہرین نے کہا کہ جاوید غامدی امریکہ کا ایجنٹ ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ پروگرام نشر ہونے سے تین روز قبل ریکارڈ کیا گیا تھا اور سنسر وغیرہ کے مراحل کے بعد عمداً نشر کیا گیا جس سے مذکورہ چینل کی بد نیتی واضح ہوتی ہے۔ اُنہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس ناقابل معافی جرم کے ارتکاب پر ذمہ داران کے خلاف سخت کاروائی کرے۔'' (روزنامہ 'ایکسپریس': ۳۰/اپریل ۲۰۰۷ء، ص ۸)

جعفریہ الائنس کے تحت جیو ٹی وی کے خلاف ہونے والی احتجاجی ریلی کے شرکا نے لوئر مال احتجاجاً بند کر دی۔ یزیدیت، جیو ٹی وی اور غامدی وغیرہ کے خلاف شدید نعرے بازی کی گئی۔ جیو ٹی وی پر عارضی پابندی اور غامدی پروگرام کو فوری بند کرنے اور مہتمم صاحب سمیت 'جیو' کے سرکردہ ذمہ داروں کے خلاف مقدمہ چلا کر پھانسی کی سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ اُنہوں نے مطالبہ کیا کہ جیو چینل اس بیان کی تردید کرے اور غامدی کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے۔

(روزنامہ ایکسپریس: ۲/مئی ۲۰۰۷ء، ص ۱)

علاوہ ازیں جیو ٹی وی اور جناب جاوید احمد غامدی کو ٹیلی فون کالز کے ذریعے قتل وغیرہ کی دھمکیاں بھی دی گئی مثلاً جاوید احمد غامدی صاحب کے بیٹے جناب معاذ احسن غامدی کو مظفر حسین نامی ایک شخص نے ایک ٹیلی فون کال میں کہا:

''میرا نام مظفر حسین ہے اور میں فخر سے جہنم میں جاؤں گا کیونکہ میں اس شخص کو قتل کروں گا جس نے نواسۂ رسولؐ کی توہین کی ہے۔''

ان مظاہروں میں مذکورہ بالا موقف (جس میں غامدی صاحب کا 'معروف ومنکر' کے بارے میں موقف بھی شامل ہے) کے خلاف ایسا ردِعمل شیعہ حضرات کی انتہا پسندی ہے،

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اگر مسئلہ صرف یہ ہے کہ بعض حضرات تاریخی تجزیے میں سیدنا حضرت حسینؓ کو شرعی طور پر برحق قرار دینے کے باوجود تدبیری حیثیت سے معصوم نہیں مانتے، جیسا کہ شیعہ کا اپنے ۱۲/ائمہ کے بارے میں عقیدہ ہے تو تدبیری رویوں میں عدمِ عصمت کا عقیدہ (انبیا کے علاوہ) تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں تو بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث سب مسالک کا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ بالا مظاہرہ کرنے والے شیعہ حضرات پاکستان کی ۸۲ فیصد سنی اکثریت کے لیے حکومت سے پھانسی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

ایک طرف تو یہ شیعہ حضرات کا یہ مطالبہ ہے تو دوسری طرف خود شیعہ علما کی ایسی سینکڑوں کتب، تقاریر اور سی ڈیز بھی موجود ہیں جن میں اکابر حضرات صحابہؓ پر طعن کیا جاتا ہے:

ایک دفعہ مجھے معروف شیعہ واعظ علامہ طالب جوہری کی براہِ راست تقریر سننے کا موقعہ ملا جس میں صحابہ کرامؓ کو برا بھلا کہا گیا تھا جو کہ اہل سنت کے عقیدے کے سراسر خلاف ہے۔ اس پر ایسے شیعہ حضرات سے یہ سوال ہے کہ کیا اس موقعہ پر اگلے دن اہل سنت کے کسی مدرسے کے پانچ چھ سو طلبا کو اکٹھا کر کے کوئی مظاہرہ کر دینا چاہیے تھا جس میں یہ مطالبہ ہوتا کہ علامہ طالب جوہری شاتم صحابہؓ ہے اور اس کو سرعام پھانسی دی جائے؟

◉ جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ خود شیعہ علما وفقہا میں سے ایسے لوگ موجود ہیں جو عصمتِ امامؑ کے قائل نہیں ہیں۔ معروف ایرانی شیعہ فقیہ اور عالم دین علامہ موسیٰ الموسوی لکھتے ہیں:

> ''لیکن عصمت درحقیقت امام کے حق میں نقص کے سوا کچھ نہیں۔ اس میں کوئی مدح نہیں ہے کیوں کہ شیعی مفہوم کے مطابق عصمت کا معنی یہ ہے کہ ائمہ اپنی ولادت سے لے کر وفات تک اللہ تعالیٰ کے ارادے سے اس کی کسی نافرمانی کے مرتکب نہیں ہوتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں خیر کو شر پر فضیلت وترجیح دینے کا ارادہ مفقود تھا۔ میں نہیں جانتا کہ جب کوئی شخص ایسے ارادے کی بدولت جو اس کی ذات سے خارج ہے، برائی کرنے پر قادر ہی نہیں ہے 'کونسی قابل فخر عصمت' ہے؟ ہاں اگر عصمت کا یہ مطلب ہو کہ ائمہ گناہ کرنے پر قادر ہونے کے باوجود عالی نفسی، اخلاق میں قوی ملکہ اور رکاوٹ کی بنا پر ہرگز نافرمانی نہیں کرتے تو یہ بات معقول اور عقل ومنطق سے مطابقت رکھتی ہے لیکن اس صورت میں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ قوتِ نفس معدودے چند اشخاص کے ساتھ خاص ہے یا صرف ہمارے ائمہ کے ساتھ خاص

www.KitaboSunnat.com

ہے بلکہ یہ ایسی صفت ہے کہ جس کے ساتھ ہر انسان متصف ہوسکتا ہے بشرطیکہ حدود اللہ کی پابندی کرے، اس کے اَوامر کی فرمانبرداری کرے اور اس کے نواہی سے باز رہے۔''

(' اصلاحِ شیعہ' ترجمہ الشیعة و التصحیح: ص ۱۴۵،۱۴۶)

معاذ احسن غامدی صاحب کو بعض شیعہ حضرات کی طرف سے جو قتل کی دھمکیاں ملیں، یہ بھی مناسب طرزِ عمل نہیں۔ ہمارے خیال میں اس سے ایک نئی سپاہِ صحابہؓ تو جنم لے سکتی ہے لیکن کوئی افہام وتفہیم ممکن نہیں۔ ظاہر ہے کہ غامدی صاحب کا بھی ایک ادارہ اور ان کے سامعین کا ایک حلقہ ہے۔ مذاکرے میں شریک دوسرے حضرات سنی مکتبِ فکر سے تعلق رکھتے ہیں اور ضرور ان کا کسی نہ کسی سنی مدرسے سے تعلق بھی ہوگا، ان کے پیچھے ایک بڑی سیاسی مذہبی جماعت اسلامی اور اہل سنت کا پورا مسلک ہے تو اس قسم کے پیغامات کا نتیجہ سوائے دو گروہوں اور جماعتوں میں کشیدگی بڑھانے کے اور کچھ نہیں نکلے گا۔ ماضی میں ہم دیکھتے رہے ہیں کہ یہی انتہا پسندی تھی جس نے خود شیعہ اور اہل سنت کو بہت سے جلیل القدر اکابر علما سے محروم کردیا۔

یاد رہے کہ شیعہ کو اس ملک میں اپنے مذہب پر عمل اور اس کی تبلیغ واشاعت کی ہر طرح اجازت ہے۔ ہمارے ملک میں فوج ہو یا پولیس، ہر دو محکموں میں بڑی بڑی پوسٹوں پر زیادہ تر شیعہ حضرات موجود ہیں۔ پرنٹ میڈیا ہو یا الیکٹرانک میڈیا، اس پر بھی شیعہ چھائے ہوئے ہیں بلکہ الیکٹرونک میڈیا خصوصاً فلم انڈسٹری کا تقریباً ۸۰ فیصد کردار شیعہ کے پاس ہی ہے۔

'شیعہ انفلوئنس' کی صورتحال تو یہاں تک ہے کہ رمضان کے مہینے میں پی ٹی وی پر ڈرامے چلتے رہیں گے لیکن محرم شروع ہوتے ہی سوائے شیعہ علما کی تقاریر ومجالس عزا کے سب کچھ ٹی وی سے غائب ہوجاتا ہے۔ یومِ عاشورا پر حکومت کی طرف سے ایک کی بجائے دو چھٹیاں ہوتی ہیں۔ حکومتِ پاکستان کی طرف سے زکوٰۃ کی کٹوتی سے شیعہ حضرات مستثنیٰ ہیں۔ ہم شیعہ کو دی جانے والی ان تمام مراعات کے خلاف تو نہیں لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ جب شیعہ علما ایک 'اقلیت' ہونے کے باوجود پاکستان میں اپنے عقائد کے اظہار کے لیے اس قدر مواقع، ذرائع اور وسائل سے مستفید ہورہے ہیں اور وہ ان کو بھرپور طریقے سے استعمال بھی کرتے ہیں تو پھر ان کی طرف سے اہل سنت پر اپنے عقائد کے اظہار کے لیے اتنی سختی کیوں ......؟

www.KitaboSunnat.com

ایکسپریس اخبار نے تین دن شیعہ حضرات کے حالیہ مظاہروں کی خبر شائع کی۔ ایک دن آخری صفحہ پر جبکہ دو دن پہلے صفحہ پر، اور اس پر بھی مستزاد یہ کہ ایک مظاہرے میں شرکت کی جو تصویر مذکورہ اخبار نے شائع کی، اس میں پندرہ بیس سے زائد افراد موجود نہیں تھے لیکن خبر میں سینکڑوں افراد کے مظاہرے کی بات کر کے اس مسئلے کو بلا وجہ اُچھالنے کی کوشش کی گئی۔ ایک روزنامہ اخبار نے اس چھوٹے سے مسئلے کو جس طرح بڑھا چڑھا کر پیش کیا اور اس کو کوریج دی، اس سے بھی بخوبی معلوم ہوجاتا ہے کہ پرنٹ میڈیا پر شیعہ کا کتنا کنٹرول ہے؟

جیو ٹی وی کو مختلف شیعہ حضرات کی طرف سے مسلسل ٹیلی فون کروائے گئے اور دھمکیاں دی گئیں جس پر جناب غامدی صاحب اور دیگر حضرات کے معذرتی بیانات بھی جیو نے نشر کیے لیکن ان معذرتی بیانات کے نشر ہونے کے دو روز بعد بھی سیالکوٹ میں شیعہ حضرات کی طرف سے ایک مظاہرہ ہوا جو قابل افسوس امر ہے۔ اسی قسم کا واقعہ کچھ عرصہ پہلے روزنامہ 'دن' کے ساتھ بھی ہوا کہ ایک عرب عالم کے ترجمہ شدہ کالم میں 'شیعہ قاتلانِ حسین' کے الفاظ شائع ہو گئے جس پر جامعہ منتظر میں ایک میٹنگ کے دوران یہ فیصلہ ہوا کہ روزنامہ 'دن' کے دفتر پر مسلح ہو کر حملہ کیا جائے اور اس کو آگ لگا دی جائے۔ بعد ازاں روزنامہ 'دن' نے اس ایڈیٹر (جس کی غفلت سے یہ جملہ شائع ہوگیا تھا) کو فارغ کر کے شیعہ انتہا پسندوں سے جان چھڑائی۔

یہ بھی امر واقعہ ہے کہ جن حضرات نے یہ مظاہرے کیے ہیں، ان میں ایک دو ہی بمشکل ایسے ہوں گے جنھوں نے 'غامدی' پروگرام بھی دیکھا ہو گا۔ بقیہ سارے تو اپنے واعظین کی اندھی تقلید میں مظاہرہ کرنے کے لیے اکٹھے ہو گئے تھے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ تشدد کسی مسئلے کا حل نہیں ہوتا۔ اگر شیعہ حضرات یہ سمجھتے تھے کہ ٹی وی پروگرام میں کوئی غلط بات نشر ہوگئی ہے تو وہ اس کی علمی تردید کرتے، تاریخی حقائق کی روشنی میں جناب جاوید احمد غامدی صاحب کی سرپرستی میں نشر ہونے والے موقف کا جواب دیتے جس سے مثبت انداز میں ایک علمی وفکری تحقیق آگے بڑھتی جس کا فائدہ ہر دو فریق کو ہوتا۔ پاکستان کی ماضی کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ تشدد اور انتہا پسندی کے نتائج سوائے دہشت گردی کے کچھ نہیں رہے۔ ہم شیعہ کے ساتھ ساتھ اہل سنت حضرات سے بھی یہ درخواست کرتے ہیں کہ اختلافات میں وہ بھی اعتدال ومیانہ

www.KitaboSunnat.com

روی کی روش اختیار کریں اور ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے اور اظہارِ رائے پر قتل وغارت کی دھمکیاں دینے کی بجائے ایک علمی وفکری مکالمے کی فضا قائم کریں۔

یہاں یہ امر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم بعض معتدل ومتوازن شیعہ علما اور جماعتوں کو خراجِ تحسین پیش کریں جنہوں نے اپنے مذہب میں اصلاح اور مذہبی شدت پسندی کے خاتمہ کے لیے بہت سی قربانیاں دیں۔ان شیعہ علما میں معروف ایرانی عالم الامام الاکبر سید ابوالحسن الموسوی الاصفہانی ① اور اُن کے پوتے ڈاکٹر موسیٰ الموسوی ② کی کوششیں خاص طور پر قابل تعریف ہیں۔ علاوہ ازیں علامہ آیۃ اللہ شریعت سنغلجلی ③ سید ابوالفضل آیۃ اللہ العظمی البرقعی ④ الاستاذ علی الاکبر حکمی زادہ ⑤ علامہ دکتور علی شریعتی ⑥ علامہ نعمۃ اللہ صالحی نجف آبادی ⑦ الاستاذ حیدر علی بن اسماعیل قلمداران ⑧ السید مصطفیٰ الطبطبائی، علامہ احمد کسروی ⑨ سید حسن الموسوی الکربلائی النجفی ⑩ اور سید قاضی نیاز حسین نقوی ⑪ وغیرہ جلیل القدر شیعہ علما کی کوششیں بھی خراجِ تحسین کے لائق ہیں۔ یہ حضرات نہ صرف اپنے مذہب کے مصلحین ہیں بلکہ شیعہ، سنی اتحاد اور مفاہمت میں بھی ان کا کام سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

شیعہ میں 'زیدیہ' فرقہ ایسا ہے جو کہ واقعتاً ایک معتدل اور متوازن فرقہ ہے اور اس وقت اس فرقے کے ایک کروڑ سے زائد پیروکار دنیا بھر میں موجود ہیں۔ ایران میں اکثر پڑھا لکھا طبقہ شیعہ کے اسی گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔

اس کے برعکس پاکستان میں انتہا پسندوں کا رویہ یہ ہے کہ پاکستان میں اہل سنت کے علما کی کئی ایسی کتابوں پر پابندی لگوائی جن میں واقعہ کربلا، شہادتِ حسینؓ یا صحابہ کرامؓ کے بارے میں شیعی عقائد کو بیان کیا گیا تھا۔ جن میں بالکل بے ضرر اور معتدل عظیم خطیب پاکستان

---

① بہت بڑے ایرانی شیعہ عالم اور فقیہ ہیں۔ ان کے علم کے بارے میں یہ قول شیعہ میں بڑا معروف ہے أنسٰی من قبله و أتعب من بعده (یعنی اپنے سے پہلے لوگوں کو بھلوا دیا اور اپنے بعد والوں کو عاجز کر دیا) حالانکہ ان کی اصلاحی کوششوں کے جواب میں ایک متعصب شیعہ نے ان کے بیٹے کو نجف اشرف میں حضرت علیؓ کے مقبرہ کے احاطہ میں مغرب اور عشا کے درمیان دورانِ نماز بے دردی سے ذبح کر دیا تھا۔

② ۱۹۳۰ء میں 'نجف اشرف' میں پیدا ہوئے۔ وہیں سے 'اجتہاد' کے موضوع پر فقہ اسلامی میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۵۵ء میں طہران یونیورسٹی سے اسلامی قانون میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ......

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ (م۱۹۶۲ء) کی کتاب 'شہیدِ کربلا' پر سب سے پہلے بیورو کریسی نے پابندی لگائی۔ علاوہ ازیں ان کتب میں علامہ احسان الٰہی ظہیر کی کتاب 'شیعہ اور تشیع' اور 'شیعہ اور اہل بیت' بھی شامل ہیں۔ حتیٰ کہ مولانا عبد العزیز محدث دہلویؒ کی کتاب

گزشتہ حاشیہ: ۱۹۵۹ء میں پیرس یونیورسٹی سے فلسفہ میں پی ایچ ڈی کیا۔ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۲ء تک بغداد یونیورسٹی میں اقتصادِ اسلامی کے پروفیسر رہے۔ ۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۸ء تک بغداد یونیورسٹی میں فلسفہ کے پروفیسر رہے۔ ۱۹۷۳ء تا ۱۹۷۴ء ہالہ یونیورسٹی جرمنی اور طرابلس یونیورسٹی لیبیا میں وزٹنگ پروفیسر کی حیثیت سے کام کیا۔ ۱۹۷۵ء تا ۱۹۷۶ء ہارورڈ یونیورسٹی امریکہ میں ریسرچ سکالر کی حیثیت سے کام کیا۔ ۱۹۷۸ء میں لاس اینجلس یونیورسٹی میں بھی وزٹنگ پروفیسر رہے۔ شیعہ کے عقائد و رسومات کی تصحیح پر کئی کتب لکھیں جن میں سے معروف کتاب الشیعة والتصحیح ہے جس کا اُردو ترجمہ 'اصلاحِ شیعہ' کے نام سے شائع ہوا۔ اُردو ترجمے پر پبلشر کا نام نہیں ہے جس کی بنیادی وجہ بھی شیعہ کا تعصب، انتہا پسندی اور دھمکی آمیز رویہ ہے جس کی وجہ سے اوّلاً تو کسی عالم کو حق بات کہنے کی جرات ہی نہیں ہوتی اور اگر کوئی اس جرات کا مظاہرہ کرتا بھی ہے تو اسے انتہا پسندی کے ڈر سے پبلشر کا نام دینے کی ہمت نہیں ہوتی۔ حال ہی میں 'احمد الکاتب' کے ایک عربی مقالے کا ترجمہ 'شیعہ افکار ولایت سے لے کر شوریٰ تک' لندن سے شائع ہوا ہے جس میں اُنہوں نے شیعہ کے بارہویں امام، مہدی منتظر کی پیدائش کا تاریخی حقائق کی روشنی میں انکار کیا ہے کیونکہ پاکستان میں اس کی اشاعت کی گنجائش نہیں تھی۔

③ بہت بڑے ایرانی شیعہ عالم اور فقیہ تھے۔ ۱۹۴۳ء میں وفات پائی۔ شیعہ عقائد و نظریات میں اصلاح کی تحریک اُنہوں نے ہی شروع کی تھی اور شیعہ کی اصلاح کے لیے کئی کتب اور مقالات لکھے جن میں الاسلام والرجعة ایک معروف کتاب ہے جس میں اُنہوں نے شیعہ کے تصورِ امامت اور بارہویں امام مہدی منتظر کے بارے میں عام شیعہ عقیدے سے بالکل ہٹ کر ایک موقف پیش کیا۔

④ آیۃ اللہ العظمی البرقعی بن الحسن بن حجۃ الاسلام احمد بن السید رضی الدین بن السید یحییٰ بن مرزا بن یحییٰ بن میر حسن بن میر رضی الدین بن السید محمد بن میر فخر الدین بن میر حسن بن بادشاہ بن میر ابو القاسم بن میر ابو الفضل بن پندار بن عیسیٰ بن ابی جعفر محمد بن ابی القاسم بن علی بن علی محمد بن احمد بن محمد الاعرج بن السید احمد بن موسی المبرقع بن محمد الجواد۔ یہ اہل قم کے علما میں سے تھے۔ امام خمینی کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ شیعہ کے نزدیک درجہ اجتہاد پر فائز تھے۔ اُنہوں نے شیعہ کی اصلاح کے لیے کئی کتب لکھیں جس میں ان کی کتاب کسر الصنم بہت معروف ہوئی۔ امام ابن تیمیہؒ کی کتاب مختصر منهاج السنة النبوية کا فارسی میں ترجمہ بھی اُنہوں نے کیا۔

⑤ معروف ایرانی شیعہ عالم اور سکالر ہیں۔ 'اسرار ہزار سالہ' کے نام سے اصلاحِ شیعہ پر ان کی کتاب ہے۔

www.KitaboSunnat.com

'تحفہ اثنا عشریہ' کو پاکستان کی تمام پبلک لائبریریز سے غائب کروا دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں انتہاپسندی کا شکار ہونے سے بچائے اور باہمی فروعی، فقہی اوراجتہادی اختلافات میں رواداری کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین!

---

⑥ معروف ایرانی عالم، مفکر اور فلسفی ہیں۔ ایرانی انقلاب میں ان کو وہی مقام حاصل ہے جو کہ علامہ اقبالؒ کو تحریکِ پاکستان میں تھا۔ ۱۹۷۸ء میں ان کی وفات ہوئی۔ التشیع العلوي والتشیع الصفوي کے نام سے شیعہ کی اصلاح کے لیے کتاب لکھی جس میں شیعہ کی اپنے ائمہ کی طرف منسوب جھوٹی روایات کی تردید کی ہے۔

⑦ ایران میں قم (اصفہان) کے معروف شیعہ علما میں سے ہیں۔ اُنہوں نے 'شہیدِ جاوید' کے نام سے واقعہ کربلا پر ایک کتاب لکھی۔ ان کی تردید میں ۱۳ بڑے شیعہ علما نے کتابیں لکھیں جن کا جواب اُنہوں نے اپنی ایک اور کتاب 'عصای موسی یا درمان بیماری غلوٗ میں دیا۔ یہ کتاب ایک ہی بار طبع ہوئی تھی، بعد میں حکومت ایران نے اس پر پابندی لگا دی۔

⑧ معروف شیعہ ایرانی عالم ہیں۔ اُنہوں نے شیعہ کی اصلاح کے لیے کئی کتب لکھیں جن میں سے الإمامة والولایة اور طریق النجاة من شر الغلاة معروف ہیں۔

⑨ معروف شیعہ ایرانی عالم ہیں۔ اُنہوں نے اپنی بنیادی اور انتہائی تعلیم ایران ہی سے مکمل کی۔ طہران یونیورسٹی میں پڑھاتے رہے۔ ایران میں محکمہ قضا و عدل میں کئی مناصب پر فائز رہے۔ شیعہ کی اصلاح کے لیے کئی کتب لکھیں جن میں سے التشیع والشیعة معروف ہے۔ ان کو ان کے نظریات کی وجہ سے دو دفعہ متعصب شیعہ نے گولی ماری پہلی دفعہ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا دی جبکہ دوسری دفعہ گولی اور ایک خنجر کا وار کیا گیا جس کے اثرات سے ان کی شہادت واقع ہوئی۔

⑩ نجف کے معروف شیعہ عالم ہیں۔ امام خمینی کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ شیعہ کی اصلاح کے لیے للہ ثم للتاریخ کے عنوان سے ایک کتاب لکھی۔

⑪ تقریب المذاہب کے نام سے ایک سہ ماہی مجلّہ نکالتے ہیں۔ ان میں اگرچہ اتنی وسعتِ فکر تو نہیں ہے جتنی دیگر ایرانی شیعہ مصلحین میں ہے کہ یہ شیعہ کے عقائد و رسومات کی اصلاح کے لیے لکھیں لیکن بہرحال پاکستان میں پائے جانے والے شیعہ سنی فسادات کے حالات میں ایسے لوگ بھی غنیمت ہیں جو کم از کم بات کو سنتے ہیں اور شیعہ سنی مسائل کو مکالمے کے ذریعے حل کرنا چاہتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com